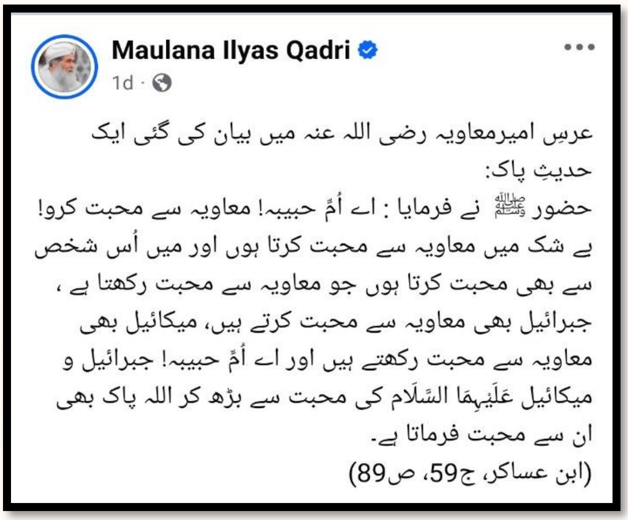
امیرِ دعوتِ اسلامی کا ذاتِ رسالت پہ کھلا جھوٹ

از قلم: اسامہ الزہراوی

نواصبِ دوراں کو معاویہ بن ابی سفیان کے فضائل و مناقب میں جب کچھ بھی دستیاب نہیں تو پھر جھوٹی اور من گھڑت باتوں کی رسول اللہ ﷺ کی جانب نسبت کر کے اپنے دل کی تسلی و تسکین کا سامان کرتے ہیں۔ دو دن پہلے 22-01-2025 کو امیرِ اہلِ نصب الیاس عطار صاحب نے اپنے ایک ویڈیو بیان میں ایک روایت بیان کی اور پھر اس کو اپنے آفیشل پیج سے ٹیکسٹ کی صورت میں پوسٹ بھی کیا۔

الیاس صاحب کے پیج کے مطابق اس کے الفاظ یہ ہیں:



Maulana Ilyas Qadri

1d

عرسِ امیرمعاویہ رضی اللہ عنہ میں بیان کی گئی ایک حدیثِ پاک:

حضور ﷺ نے فرمایا : اے اُمِّ حبیبہ! معاویہ سے محبت کرو! بے شک میں معاویہ سے محبت کرتا ہوں اور میں اُس شخص سے بھی محبت کرتا ہوں جو معاویہ سے محبت رکھتا ہے ، جبرائیل بھی معاویہ سے محبت کرتے ہیں، میکائیل بھی معاویہ سے محبت رکھتے ہیں اور اے اُمِّ حبیبہ! جبرائیل و میکائیل عَلَیہِمَا السَّلَام کی محبت سے بڑھ کر اللہ پاک بھی ان سے محبت فرماتا ہے۔

(ابن عساکر، ج59، ص89)

حضور ﷺ نے فرمایا: اے اُمِّ حبیبہ! معاویہ سے محبت کرو! بے شک میں معاویہ سے محبت کرتا ہوں اور میں اُس شخص سے بھی محبت کرتا ہوں جو معاویہ سے محبت رکھتا ہے، جبرائیل بھی معاویہ سے محبت کرتے ہیں، میکائیل بھی معاویہ سے محبت رکھتے ہیں اور اے اُمِّ حبیبہ! جبرائیل و میکائیل عَلَیہِمَا السَّلَام کی محبت سے بڑھ کر اللہ پاک بھی ان سے محبت فرماتا ہے۔ (ابن عساکر، ج59، ص89)

حق یہ ہے کہ:

یہ خبر باطل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا کی جانب نسبت کر کے اسے بیان کرنا جائز نہیں۔

اور اگر کسی شخص نے جان بوجھ کر ایسا کیا تو رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پہ جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم بنالے۔

(صحیح بخاری ۱۲۹۱، صحیح مسلم ۴)

اجمال کی تفصیل:

یہ باطل روایت تین مختلف شخصیات کے حوالے سے ملتی ہے: 1حضرت ابو درداء، 2ابو موسی اشعری اور 3حضرت زید بن ثابت۔

حضرت ابو درداء کی روایت:

تاریخِ دمشق — جس کا حوالہ الیاس عطار صاحب نے بھی دیا — میں یہ روایت حضرت ابو درداء کے حوالے سے مذکور ہے۔

پہلا طریق:

تاریخِ دمشق میں ہے:

أخبرنا أبو محمد طاهر بن سهل أنا علي بن الحسين بن أحمد إجازة نا أبو منصور المروزي نا أبو القاسم السقطي نا إسحاق بن محمد السوسي نا أبو بكر القرشي العباداني نا يحيى بن مختار النيسابوري نا القاسم بن الحسن نا العلاء بن عمر نا شيبان ابن فروخ عن ابن المبارك عن الحسن عن أبي الدرداء قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم على أم حبيبة وعندها معاوية نائم على السرير فقال من هذا يا أم حبيبة قالت هذا أخي معاوية قال وتحبينه يا أم حبيبة قالت يا رسول الله إني لأحبه قال فحبيه فإني أحب معاوية وأحب من يحبه جبريل وميكائيل يحبان معاوية والله تبارك وتعالى أشد حبا لمعاوية من جبريل وميكائيل يا أم حبيبة

(تاریخ دمشق لابن عساکر 89/59)

اس طریق میں اِسحاق بن محمد سوسی جاہل موجود ہے جو فضائلِ معاویہ میں من گھڑت روایات لانے میں معروف ہے۔

ابو الوفاء برہان الدین حلبی متوفی ۸۴۱ھ اسحاق بن محمد سوسی کے بارے میں لکھتے ہیں:

إِسْحَاق بن مُحَمَّد السُّوسِي ذَاك الْجَاهِل الَّذِي يَأْتِي بالموضوعات السمجة فِي فَضَائِل مُعَاوِيَة رَوَاهَا عبيد الله السَّقطِي عَنهُ فَهُوَ الْمُتَّهم بهَا أَو شُيُوخه المجهولون

اِسحاق بن محمد سوسی یہ وہی جاہل ہے جو فضائل معاویہ میں بھدی قسم کی من گھڑت روایات لے کر آتا ہے جنہیں عبید اللہ سقطی نے اس سے روایت کیا۔ پس ان روایات کی تہمت اسی پر ہے یا اس کے مجہول شیوخ پر۔

(الكشف الحثيث للبرهان الحلبي ص65(124))

یہی گفتگو لسان المیزان میں بھی ہے۔ کہا:

إسحاق بن محمد بن إسحاق السوسي ذاك الجاهل الذي أتى بالموضوعات السمجة في فضائل معاوية رواها عبيد الله بن محمد بن أحمد السقطي عنه فهو المتهم بها أو شيوخه المجهولون.

(لسان المیزان لابن حجر 374/1(1159))

ابنِ عراق متوفی ۹۶۳ھ نے کہا:

إِسْحَق بن مُحَمَّد بن إِسْحَاق السُّوسِي، قَالَ الذَّهَبِيّ أَتَى بموضوعات سمجة فِي فَضَائِل مُعَاوِيَة فالبلاء مِنْهُ أَو من شُيُوخه المجهولين.

اِسحاق بن محمد بن اِسحاق سوسی۔ حافظ ذہبی نے کہا: فضائلِ معاویہ میں بدنما من گھڑت روایات لایا ہے۔ پس مصیبت اس کی طرف سے ہے یا اس کے مجہول شیوخ کی جانب سے۔

(تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الأخبار الشنیعۃ الموضوعۃ 37/1(261))

دوسرا طریق:

تاریخِ دمشق میں اس روایت کا دوسرا طریق بدیں الفاظ مذکور ہے:

أخبرناه أبو الحسن زيد بن الحسن بن زيد بن حمزة العلوي الموسوي وأبو علي محمد بن عبد الواحد بن الفضل القايني الفقيه وأبو عبد الله محمد بن سليمان بن عبد الله الزاهد وأبو المناقب سعد بن عبيد بن صخر بطوس قالوا أنا أبو سعد علي بن عبد الله ابن أبي صادق الحيري بنيسابور أنا أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن باكوية أنا أبو زرعة محمد بن إبراهيم الأسترابادي نا أبو العباس محمد بن أحمد الضراب نا علي بن جميل الرقي نا عبد الله بن واقد نا مبارك بن فضالة عن الحسن عن أبي الدرداء قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على أم حبيبة ومعاوية عندها نائم على السرير فقال من هذا يا أم حبيبة فقالت أخي معاوية يا رسول الله قال فتحبينه قالت أي والله إني لأحبه فقال يا أم حبيبة فإني أحب معاوية وأحب من يحب معاوية وجبريل وميكائيل يحبان معاوية والله أشد حبا لمعاوية من جبريل وميكائيل

(تاریخ دمشق لابن عساکر 90/59)

اس طریق میں 1علی بن جمیل رقی اور 2عبد اللہ بن واقد حرانی موجود ہیں۔

علی بن جمیل رقی:

علی بن جمیل رقی کذاب تھا۔ ثقات سے باطل روایات بیان کرتا، حدیث کا سرقہ کرتا، حدیثیں گھڑنے میں اس درجہ پہ پہنچا ہوا تھا کہ علماء اس کی حدیث لکھنے اور کسی بھی حالت میں اس سے روایت لینے کو حلال نہ سمجھتے تھے۔

ابنِ حبان متوفی ۳۵۴ھ کہتے ہیں:

عَليّ بن جميل بن يزِيد بن عبد الله الرقي كنيته أَبُو الْحسن يروي عَن عِيسَى بن يُونُس وَجَرِير يضع الحَدِيث وضعا لَا يحل كِتَابَة حَدِيثه وَلَا الرِّوَايَة عَنْهُ بِحَال

علی بن جمیل بن یزید بن عبد اللہ رقی۔ اس کی کنیت اَبوالحسن ہے۔ عیسی بن یونس اور جریر سے روایت کرتا ہے۔ حدیث کو اس انداز میں گھڑتا ہے کہ اس کی حدیث لکھنا حلال نہیں اور نہ ہی اس سے کسی بھی حال میں روایت کرنا

(حلال ہے۔)

(المجروحين لابن حبان 116/2)

ابن عدی متوفی ۳۶۵ھ نے کہا:

علي بْن جميل الرقي حدث بالبواطيل عَن ثقات الناس، وَيَسْرِقُ الحديث.

علی بن جمیل رقی نے لوگوں میں سے ثقات سے باطل روایات بیان کیں۔ اور حدیث کا سرقہ کرتا تھا۔

(الكامل في ضعفاء الرجال 368/6)

ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ علی بن جمیل رقی کے بارے میں کہتے ہیں:

قَالَ الدَّارَقُطْنِيّ ضَعِيف

یعنی دارقطنی نے کہا کہ یہ ضعیف ہے۔

پھر اس کے واضع الحدیث ہونے کا تذکرہ کرنے کے بعد کہا:

وَقَالَ الْأَزْدِيّ لَا يكْتب حَدِيثه إِلَّا على التَّعَجُّب

ازدی نے کہا: اس کی حدیث صرف برائے تعجب لکھی جا سکتی ہے۔

(الضعفاء والمتروكون لابن الجوزي 191/2(2363))

شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ نے کہا:

ضعفه الدَّارَقُطْنِيّ وَكذبه ابْن حبَان

دارقطنی نے اسے ضعیف ٹھہرایا اور ابن حبان نے اسے کذاب قرار دیا۔

(المغني في الضعفاء للذهبي 444/2(4227))

میزان الاعتدال میں کہا:

كذبه ابن حبان، وضعفه الدارقطني، وغيره.

ابن حبان نے اسے کذاب قرار دیا اور دارقطنی وغیرہ نے اسے ضعیف ٹھہرایا۔

(ميزان الاعتدال للذهبي 117/3(5800))

تاریخِ اسلام میں کہا:

وكان كذابا. قال ابن عديّ : يسرق الحديث وروى البواطيل عن الثّقات. وقال ابن حِبّان: لا يحلّ كَتْبه حديثه بحال.

علی بن جمیل رقی کذاب تھا۔ ابن عدی نے کہا: حدیث کا سرقہ کرتا اور اس نے ثقات سے باطل روایات کیں۔ ابن حبان نے کہا: اس کی حدیث کسی حال میں لکھنا حلال نہیں۔

(تاریخ الإسلام 355،354/18)

ابو الوفاء برہان الدین حلبی متوفی ۸۴۱ھ ابن جوزی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

وَعلي بن جميل كَانَ يضع الحَدِيث لَا تحل الرِّوَايَة عَنهُ بِحَال

اور علی بن جمیل حدیث گھڑتا تھا۔ اس سے کسی بھی حال میں روایت حلال نہیں۔

(الكشف الحثيث للبرهان الحلبي ص185(500))

لسان المیزان میں ہے:

كذبه بن حبان وضعفه الدارقطني وغيره

ابن حبان نے اسے کذاب کہا اور دارقطنی وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا۔

(لسان الميزان لابن حجر 209/4(556))

عبداللہ بن واقد حرانی:

اسی طریق کا دوسرا راوی عبد اللہ بن واقد حرانی متروک اور منکر الحدیث ہے۔

محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ نے کہا:

عبد الله بن واقد أبو قتادة الحراني: عن ابن جريج، تركوه، عن أبيه منكر الحديث.

اَبو قتادہ عبد اللہ بن واقد حرانی۔ ابن جریج کا راوی۔ محدثین نے اسے ترک کر دیا۔ اپنے والد سے راوی۔ منکر الحدیث ہے۔

(الضعفاء الصغير للبخاري ص81(202))

امام نسائی متوفی ۳۰۳ھ نے کہا:

عبد الله بن وَاقد الْحَرَّانِي أَبُو قَتَادَة مَتْرُوك الحَدِيث

اَبو قتادہ عبد اللہ بن واقد حرانی متروک الحدیث ہے۔

(الضعفاء والمتروكون للنسائي ص63(337))

اَبو جعفر عقیلی متوفی ۳۲۲ھ نے عبد اللہ بن واقد کے بارے میں کہا:

قَالَ الْبُخَارِيُّ: تَرَكُوهُ، مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

امام بخاری نے کہا: محدثین نے اسے ترک کر دیا، وہ منکر الحدیث ہے۔

پھر کہا:

وَحدَّثَنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى يَقُولُ: أَبُو قَتَادَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَاقِدٍ الْحَرَّانِيُّ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

اور ہمیں عبد اللہ بن احمد نے بتایا۔ کہا: میں نے یحیی کو کہتے سنا: ابو قتادہ عبد اللہ بن واقد حرانی کوئی چیز نہیں۔

(الضعفاء الكبير للعقيلي 313/2)

شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ نے کہا:

عَبْد اللَّه بْن واقد أَبُو قتادة الحرّانيّ. أحد الضعفاء. قَالَ الْبُخَارِيّ : تركوه. منكر الحديث. وقال النَّسائيّ : متروك الحديث.

ابو قتادہ عبد اللہ بن واقد حرانی۔ ضعیفوں میں سے ایک۔ بخاری نے کہا: محدثین نے اسے ترک کیا۔ وہ منکر الحدیث ہے۔ اور نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔

(تاریخ الإسلام للذهبي 223/14)

أبو موسى اشعری کی روایت:

ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسی بن حماد عقیلی متوفی ۳۲۲ھ کہتے ہیں:

حَدَّثَنِيهِ عُبَيْدٌ الْمُلَقَّبُ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَشَّارٍ السِّمْسَارُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكَّارٍ الْمُقْرِئُ مِنْ وَلَدِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ وَرَأْسُ مُعَاوِيَةَ فِي حِجْرِهَا تُقَبِّلُهُ، فَقَالَ لَهَا: «أَتُحِبِّينَهُ؟» فَقَالَتْ: وَمَا لِي لَا أُحِبُّهُ أَخِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: «فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُحِبَّانِهِ»

(الضعفاء الكبير للعقيلي 237/2)

اس طریق میں عبد اللہ بن بکار اشعری ہے جس کے بارے میں عقیلی نے کہا:

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكَّارٍ الْأَشْعَرِيُّ مَجْهُولٌ فِي النَّسَبِ وَالرِّوَايَةِ

عبد اللہ بن بکار اشعری نسب اور روایت (ہر دو) میں مجہول ہے۔

اس کی حدیث کے بارے میں کہا:

حَدِيثُهُ غَيْرُ مَحْفُوظٍ

یعنی عبد اللہ بن بکار کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

(الضعفاء الكبير للعقيلي 237/2(789))

ابن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ نے ابو موسیٰ کی روایت کو عقیلی کے طریق سے العلل المتناہیہ میں روایت کیا اور اس کے بارے میں عقیلی کا فیصلہ بھی ذکر کیا اور اسے مقرر رکھا۔

(العلل المتناهية في الأحاديث الواهية 1/276(445))

الضعفاء والمتروکون میں کہا:

عبد الله بن بكار عَن أَبِيه عَن جده قَالَ الْعقيلِيّ هُوَ مَجْهُول وَحَدِيثه غير مَحْفُوظ

عبد اللہ بن بکار اپنے والد اور وہ اس کے دادا سے راوی۔ عقیلی نے کہا: وہ مجہول ہے اور اس کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

(الضعفاء والمتروكون لابن الجوزي 2/117(1994))

شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ نے کہا:

عبد الله بن بكار: عن أبيه عن جده، قال العقيلي: مجهول.

عبد اللہ بن بکار اپنے والد اور وہ اس کے دادا سے راوی۔ عقیلی نے کہا: مجہول ہے۔

(ديوان الضعفاء للذهبي ص212(2130)، المغني في الضعفاء للذهبي 1/333(3115))

میزان الاعتدال میں کہا:

عبد الله بن بكار. عن أبيه، عن جده. قال العقيلي: مجهول النسب، وروايته غير محفوظة.

عبد اللہ بن بکار اپنے والد اور وہ اس کے دادا سے راوی۔ عقیلی نے کہا: مجہول النسب ہے اور اس کی روایت محفوظ نہیں۔

پھر مذکورہ بالا روایت کا ذکر کر کے حافظ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ نے کہا:

فهذا غير صحيح.

پس یہ روایت درست نہیں۔

(ميزان الاعتدال 2/398(4229))

زید بن ثابت کی روایت:

حضرت زید بن ثابت کی روایت کو ابن الجوزی نے العلل المتناہیہ میں روایت کرتے ہوئے کہا:

وأما حَدِيثُ زَيْدٍ نا عَلِيُّ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ بَطَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ نا حَرْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى قَالَ نا مُحَمَّدُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ

قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلَى نِسَائِهِ فَأَتَى أُمَّ حَبِيبَةَ فَإِذَا مُعَاوِيَةُ نَائِمٌ عَلَى فَخْذِهَا فَلَمَّا رَأَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم هَمَّتْ أَنْ تُوقِظَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم:" دَعِيهِ أَتُحِبِّينَهُ فَقَالَتْ وَكَيْفَ لا أُحِبُّهُ وَهُوَ أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: اللَّهُ أَشَدُّ حُبًّا لَهُ مِنْكِ كَأَنِّي أَرَاهُ عَلَى رُفَافِ الْجَنَّةِ".

(العلل المتناهية في الأحاديث الواهية 1/277(446))

اس کی سند میں عبد الرحمن بن ابی الزناد اور محمد بن رجاء ہیں۔

عبد الرحمن بن ابی الزناد:

عبد الرحمن بن ابی الزناد کی وجہ سے ابن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ نے اس روایت کے بارے میں کہا:

قَالَ الْمُؤَلِّفُ: هَذَا حَدِيثٌ لا يَصِحُّ وَفِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ. قَالَ أَحْمَدُ: وهو مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ وَقَالَ يَحْيَى وَالرَّازِيُّ لا يُحْتَجُّ بِهِ.

مولف نے کہا: یہ حدیث درست نہیں۔ اور اس میں عبد الرحمن بن ابی الزناد ہے۔ امام احمد نے کہا: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ اور یحیی اور رازی نے کہا: اس سے احتجاج نہیں کیا جاسکتا۔

(العلل المتناهية في الأحاديث الواهية 1/277(446))

محمد بن رجاء:

رہی بات محمد بن رجاء کی تو اس پہ تہمت ہے کہ اس نے یہ حدیث گھڑی۔

شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ نے کہا:

محمد بن رجاء. روى عن عبد الرحمن بن أبي الزناد خبرا باطلا في فضل معاوية. اتهم بوضعه.

محمد بن رجاء نے عبد الرحمن بن ابی الزناد سے فضیلتِ معاویہ میں ایک باطل خبر روایت کی جس کو گھڑنے کی تہمت محمد بن رجاء پہ ہے۔

(میزان الاعتدال للذهبي 3/545(7517))

بعد ازاں حافظ شمس الدین ذہبی نے مذکورہ بالا روایت کو ذکر کیا۔

ابن عراق کنانی متوفی ۹۶۳ھ نے بھی میزان الاعتدال کی گفتگو کو ذکر کرتے ہوئے کہا:

وَفِي الْمِيزَان مُحَمَّد بن رَجَاء روى عَن عبد الرَّحْمَن بن أبي الزِّنَاد، خَبرا بَاطِلا فِي فضل مُعَاوِيَة، اتهمَ بِوَضْعِهِ

اور میزان الاعتدال میں ہے: محمد بن رجاء نے عبد الرحمن بن ابی الزناد سے فضیلتِ معاویہ میں ایک باطل

خبر روایت کی جس کو گھڑنے کی تہمت محمد بن رجاء پر ہے۔

(تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الأخبار الشنیعۃ الموضوعۃ 218/1)

الحاصل! اس خبرِ باطل کا کوئی بھی طریق ایسا نہیں جو قابلِ اعتماد بلکہ لائقِ التفات ہو۔ اور سچ یہ ہے کہ اس خبر کا بطلان محتاجِ بیان نہیں۔ اس کا تعلق ہرگز ان روایات سے نہیں جن کی حالت کی معرفت ان کی اسناد دیکھنے پر موقوف ہو۔ بلکہ یہ خبر اس قبیل سے ہے جو خود گواہی دیتی ہے کہ وہ باطل اور من گھڑت ہے۔ اسی وجہ سے حافظ شمس الدین ذہبی نے اسے سراسر خبر باطل قرار دیتے ہوئے کہا:

محمد بن رجاء. روى عن عبد الرحمن بن أبي الزناد خبرا باطلا في فضل معاوية.

یعنی محمد بن رجاء نے عبد الرحمن بن ابی زناد سے فضیلتِ معاویہ میں ایک باطل خبر روایت کی۔

دینِ اسلام اور علمِ حدیث کی معمولی سی معرفت رکھنے والا بھی اس روایت کو رسول اللہ ﷺ کی جانب نسبت کر کے بیان کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا۔ لیکن یہاں دشواری یہ ہے کہ:

اولا تو ٹی وی چینل پہ بیان کرنے والی شخصیت علم سے عاری ہے۔

ثانیا: موصوف کے مشیرین میں سے اگر کوئی صاحبِ علم ہے تو وہ بھی انتہائی سطحی علم کا حامل ہے۔

ثالثا: ایک گھناؤنی سازش یہ کی گئی کہ اس بات کو زبانِ زدِ عام بنا دیا گیا کہ: فضائل میں ضعیف قبول ہے۔

کچھ حدود و قیود کے ساتھ اس بات کو کسی قدر مانا جا سکتا ہے لیکن وہ حدود و قید کیا ہیں؟ اور کب ایسی روایت کو قبول اور کب رد کیا جائے گا، نہ تو ان کی پرواہ کی جاتی ہے اور بسا اوقات تو ان کی معرفت کی جانب توجہ بھی نہیں کی جاتی۔ فإنا لله وإنا إليه راجعون

اربابِ دعوتِ اسلامی سے گزارش:

گو ہمیں دعوتِ اسلامی کی روش کی خوب خبر ہے لیکن اس کے باوجود ہم ایک بار پھر ان سے گزارش کرنا چاہیں گے کہ: خدارا اپنی قبر و آخرت کی فکر کریں۔ آپ نے اپنے لیے ناصبیت کا انتخاب کیا، وہ آپ کا اور آپ کا اپنا معاملہ ہے۔ لیکن خدا کے لیے! عوام المسلمین کو گمراہ کرنے سے باز آ جائیں۔ من گھڑت باتوں کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی جانب کر کے ملتِ اسلامیہ کی نئی نسل کو تباہی میں مت دھکیلیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

از قلم:

اُسامہ الزہراوی

راولپنڈی۔ پاکستان۔